U 49560

Title - Qasayed Ustad Ibraheem Zauq.
Creator - Sheikh Mohd. Ibrahim Zauq.
Publisher - Matba Ahmadi (Delhi).
Date - 1878
Pages - 16
Subjects - Urdu Shayari - Qasayad.

ان من الشعر لحکمة

الحمد که دیوان فرخنده فرجام اشعار لاجواب از تصنیف خاقانی هندی

قصائد استاد ابراہیم ذوق

حسب فرمایش استاره ملک التجار زبان محمد یوسف صاحب سوداگر کتب دہلی

در مطبع احمدی واقع دہلی باہتمام امو جان طبع گردید

قصیدهٔ خاقانی ہند استاد ابراہیم ذوق در تہنیت عید الفطر

یغفر لنا یغفر لنا و رحم الملہم آمین

۹۵۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شب کو میں اپنے سر بستر خواب راحت | نشۂ علم میں سرمست غرور و نخوت
تھی لیتا تھا پڑا علم و عمل کی اپنی | تھا تصور میرا امر میں تصدیق صفت
ہو گیا علم حصولی تھا حضوری مجکو | تھا مرا ذہن محتاج حصول صورت
جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام | عقل کو تجربہ کی تھی ہوئی تھی کثرت
غرض مجکو نتیجہ سے تھا مشکل ہی کام | تھی مری فکر کو ہر شکل خطا سے عصمت
ذہن میں سب ہی مرے حاضر صور علمیہ | پر جتا نے مجھے منظور تھی علمیت
چار نا چار جو رغبت سے یاد نکی کبھی | درس تدریس پہ آجاتی تھی مجکو رغبت
کبھی ہمت تھی مری قاعدۂ صرف میں صرف | کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھی محویت

کبھی ہیں کون سے وانندہ بیمار وصحیح | کبھی ہیں نبض سی بینندہ ضعف و قوت
کبھی نباتات کی آگاہ ہیں کیفیت سے | کبھی جمادات کی معلوم مجھی خاصیت
کبھی ہشائیوں سی کرتا تھا میں بیش رو | کبھی لیجاتا تھا ہر اقیون پر میں سبقت
کبھی ہیں نفی جہاں تھی میں تھا سوفسطا سے | کبھی ہیں معتزلی بابت رد رویت
کبھی ہیں جبری مجبور بعقل و تدبیر | کبھی ہیں قدری سی مختار بقدر طاقت
کبھی ملاحد کی تھی تردید کلام الحاد | کبھی جودی سے تھوں سی بیان وحدت
جوں مہندس کبھی یاں وقف شکل مقدار | جوں محاسب کبھی مشغول بضرب و قسمت
کبھی جفر میں تھا مطلوب مثال جفار | کبھی کچھ نقطی سی مقصود تھا یا لی صفت
خانہ کیسہ سی خارج کبھی شکل اجل | شکل خارج تھی کبھی اجل بیت عزت
کبھی کرتا تھا وایم زہرہ پہ نظر | کبھی تھا دیکھتا مریخ و زحل کی رجعت
کبھی افسوس غیبت کبھی تعویذ و طلسم | کبھی تجویز زکوٰۃ اور کبھی قصہ دعوت
کبھی تھا علم قیافہ میں یہ ادراک بھی | ایک صورت سی بیان کرتا تھا میں سو سیرت
کبھی ہیں تھا شعبدہ میں ایسا مشغول | کہ تھی ایک نفس ضبط نفس سی فرصت
سیمیا سے کبھی تصویر کش موہومات | کیمیا سی کبھی ہیں کش گنج دولت
کبھی ہیں شیخ شیوخ اور کبھی ہیں شیخ رئیس | کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت

[illegible]

کبھی ہیں بارہ مقام [illegible] کبھی چار [illegible]
فایدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف
فایدہ کیا جو ہر ایک فن کی پہلی ماہیت
فایدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر مذہب
فایدہ کیا کہ جو دیکھی کتب ہر ملت
[illegible]

مطلع

گر بندھی صاحب ہنر کو مقدر رغبت — جو ہنر مند ہی بالفرض تو کیا بی قسمت
کیا ہوا علم معقولہ سی اگر کیف کی ہی — لیک بے یاوری بخت نہیں کیفیت
قاضی چرخ بھی ہی تو ہی کیا گر تیری — شکل ہی قران فلک کہتی ہین طالع نکبت
دور گردون موافق ہو تو ہو اور خفیف — جزو اقبال مین تو جتنی او بہا ہی بخت
اگی برگشتہ بخت کی چلتی کی نہیں — نظری عملی کو ہی ہی تیری حکمت
کو فصاحت مین تو سحبان ہو مگر بی تقدیر — حرف مطلب پہ زبان کو ہو تیری لکنت
گو ریاضی مین بھی صناع اگر بخت ہین — نقش باطل ہی تیری تشکیل و تعین صنعت
کیا ہوا جانا اگر مسئلہ بیر و منار — پستی بخت سی جو تجکو نہین ہی رفعت
کام تقویم نہ آئی نہ تیری اصطرلاب — طالع ہو سی اگر نیک نہ ہی ساعت
علم سی ہو نہ کبھی چارۂ ازار نصیب — پور سینا ہی تو کیا سینہ مین غم ہی حسرت
شو و این تری نسخہ مین ہو بی تقدیر — نہ ہو بالخاصیہ تاثیر نہ بالکیفیت
علم تاریخ سی گو ہو ہی تو تخل تاریخ — بیمقدر نہ ہو حاصل ثمر لی لذت
علم سی جو سبق اتو ملایک ہا ہو دیکھ — بخت بد سی ہو ا مستوجب رجم و لعنت
ہوا مسجود ملایک یہ ظلوم و جہول — یعنی انسان قوی بخت ضعیف الخلقت

مطلع ثانی

شوخی اوس چہرہ میں ان گلبدن کے جیسی حسرت | نازکی چشم میں نرگس کی ہو جیسی نکہت
لب بانخوردہ کی شوخی کی ہے اگلی آیت | گو لگا دی وہ مسیحا پہ بہی نکی تہمت
نازک اندام وہ اور سنگدل اونسے ہے سوا | آیا جن سنگدلونکی لئی ہے ثم قسمت
نسیلے سینہ پہ تہی جدول پشت کا عکس | نظر آتا تہا صفا ئی سی الف کے صورت
چنپی رنگ کا وہ اپنی دکہا کر عالم | ایک عالم کا ہوا دل لیکی بغلین حسرت
اللہ اللہ رے تیری نکہت اوفو رے عبیر | واہ رے تیرا نبخترے بل بے نخوت
بہر انداز بلا ناز کرشمہ طناز | سحر چشمک ستم ایما و کرشمہ آفت
جابجا عالم مستے ہین قدم کو لغزش | دمبدم نشہ صہبا سے زباں کو لکنت
آنکہ اوس شوخ کہ مسیحائی کہا بالین پر | لا ثم قسم کہ بہ بیہوشی غافل ہین وقت غفلت
شور نبختی سے آشنا نمک افشاں ہو کہ ہو | بادۂ میکدۂ عیش کی کم کیفیت
کیا سبب ہے یا کدورت سے نہین کیون جانے | دل تر اشفتہ عشق کی طرح یک ساعت
بزم ستی ہین منفعل ہیگا تک | صورت شمع سحر خستہ رو تی صورت
آتش لسی ہر گوشہ تنہائی مین | بہکتی شعلہ جوالہ کمند وحدت
وقت ضایع نکر او ٹھ بستر اندوہ سے تو | چل در میکدہ تک سے حرکت سے برکت

ابھی کلفت عصیاں سے جہاں میں ظلمت
طفل نوخیز کی شوخی کی طرح سو سو بار

تیرا احسان بہار چمن صد زینت / تیری ہیبت چمن ازاہل ہنر لد اہبت
تیرا دیوان عدالت ہی محل عبرت / تیری عشرتکدہ میں یار کی عشرت شاط
تیرا دروازہ دولت ہی مقام امید / تیری خلوتکدہ میں وصل کی جز طاعت
ہوا ہی مجمع آ ہمت عیاں نعمت / صفحہ علم پہ ہر جسکی نہ ہو رسم زاہد
مصحف رخ ہی ترا آئینہ رب العزت / جملہ جیش میں تا ہیدی ہی نو ہمصحبت
ماہ نو ایک فلک پر تری نو پردو ہی

قطعه

مطلع ثالث

کس نے سینے میں ہے یہ وہ مطلع روشن کیا / مطلع صبح کو ہو سامنے جسکی خجلت

لی نمک آیا لطف حسن شہ انجم جسے صبح / ہو گیا زرد رخ شمع و چراغ خلوت
چونکے مرغ سحری عرش سی آواز خروس / ہوگئی خواب کو آوازہ کوس رحلت
باغ عالم میں ہیں مرغان اوٹھی اسی تکبیر / مثل مرغان سحر نغمہ طراز عشرت
وہی ہی سجدہ میں سو دینے اذان بہر نماز / باوضو ہوکے نمازی لی ہی ہاتھ ہی تسبیحت
ہوئی بتخانہ سی ناقوس کی پیدا آواز / چلی جینتا کو برہمن کوئی لیکر مورت
اوٹھی میخوار صبوحی کی لئی لیکے سبو / کہ عداوت ہی اگر کیجیے ترک عادت
ایکطرف سی ہوئی گھڑیال کی آواز بلند / ایکجانب سے لگی آنی صدائی نوبت
سحر عید ہی کر عید کا سامان نشاط / اور شادیکی ہی آمد شب غم کی رخصت
آج وہ دن ہی کہ آغوش میں لیکر مجکو / کہتی ہی لک ہر شاہد طوبا قامت
ابہیں بیدار تری بخت مددگار نصیب / آب قوی ہیں تری طالع تیری یاور قسمت
فکر تہنیت عید کا اوس شاہ کا تو / دور میں جسکی ہی ہر صبح صباح دولت
وہ شہنشاہ بہادر شہ کسری انصاف / خسرو جم خدم و داور دارا حشمت
قوت ملت و دین قامع کفر و الحاد / حامی شرع نبی ماحی شرک و بدعت
حکم شرعی ہی کری سلب وہ سب حذ ذوق / مرد مجذوب سے کر ترک ہو ستر عورت
کون اوسکا نہیں صاف صفات نیکو / کون اوسکا نہیں سرگرم ثنا و مدحت

[illegible]

[illegible]

تیری تدبیر پر از دفتر ہوش و فرہنگ
تیری شمشیر پر از جوہر فتح و نصرت

دعوت صدق پہ لائی تیری ایجان بصدیق
دست ہمت پہ کری تیری سخاوت بیعت

تجھسے راضی ہی خدا اور خدا کی مقبول
تیرا حامی ہی نبی اور نبی کی عترت

عزم کو تیری ہی ہر عزم میں عزم بالجزم
قصد کو تیری ہی ہر قصد میں قصد دعوت

قوت روح ملایک ہمہ قدسی میں ہو
ذات قدسی کا تیری عطر قبا ہی عفت

کیا اللہ نے جب تجھسا لئیمت خلق
کیونکہ ہو وے نہ خلایق پہ ہو شکر نعمت

نطق شیرین سی تیری کام حلاوت ہو اگر
تمر تلخ ہو حنظل کا سبوئی شربت

شوکت عقرب جرارہ کی مانند رہی
دل حاسد میں خلش گر ترا نشتر شوکت

روشن شیشہ ہر ایک سنگ ہو ریزہ ریزہ
تیری البرز پہ گر گرز کی تیری ضربت

سر کشف دار چھپاتا ہی فلک زیر سپر
کیا غضب ہے تیری شمشیر غضب کی ہیبت

ای طوفان جو تیری قہر کا طغیانی پہ
کشتی نوح ہی اعدا کو ہو گرداب صفت

تیرا بدخواہ رہی حرز سی بہاتا بکجا دم
دینا تعویذ اسی تا بہ نشان تربت

وہ تیری تیغ میں جوہر ہی کہ جسکا سایہ
کر دی یکدم میں ہیولی ہی مفارق صورت

آسیا وار پہری کیوں نہ فلک گرد زمین
تیری توسن جو کاوے کی اڑا جاتی بہرت

کیا تری فیل کی اوصاف لکہوں کیونکہ وہ ہی
ابر رفتار جبل پیکر و گردون رفعت

ای شہنشاہ صفا در میں مرا تا صورت
فرد تفصیل جوارح کی رہ جا جنبش
عرض حاجت کی ہیں سامنی تیری حاجت
بعد کو دیکہہ تیری سامنی خلایق کا ہجوم
ای عارف کہ یہ کثرت میں ہی ظاہر وحدت
کبہی گر خامہ سرا وصف شمیم اخلاق
تو ہر ایک نقطہ ہو ایک نافۂ مشک تبت

[illegible]

[illegible]

مطلع

گو بہ حیرت ہی میں کیون علم ہو تی تفصیل
یہہ عجب رمز ہی جسمین ہی مثال و تمثیل
ورنہ بی تجربہ ہی اون ابگی شفا کا نسخہ
بحث میں علت و معلول کی ہی عقل علیل
جلوہ افروز ہی بابکت ... دیتی ہی ادب

قصیدہ ثانی در تہنیت عید الفطر و مدح بادشاہ

لا تا نیرنگ سے ہی نت نئے چرخ جلیل
واہ بگڑا ہی مجھ سے چرخ عجب رنگ کا نیل

دو زمانہ سی یہہ عیاش ہی ہوش ربا
لاکہہ بہو شعبدوں سی جسکی بھری ہی زنبیل

ہی کل کا احاطہ و دعوت کا حصار
گو بجز حفظ خدا جسکی نہ خندق نہ فصیل

کم ہون فلک ہر کی خرابی سی صفات اسکے
رنگ دیتا ہی جہاں جوہر شمشیر اصیل

ہوتی حیرت ہے ہیں مرد دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں تہمتن سے جمیل

پیش دشمن نکلد حق سی نہیں بانج کو ہیچ
بلکہ ہی آتش نمرود گلستان خلیل

نہیں بی عید علائق کسی عالم میں کہ
رتم حریر میں ہی تھوتی نہ زنجیر ہی قیل

عید کو روبہ جہانیں مضا ہی یکساں
بعد ہی کثرت تکلیف کی یہاں عیش قلیل

قابل یہاں کی محبت کے نہیں انسان نہ ملک
بنگیا عیش نہیں صورت و حسنہ جبریل

ہی خاک بہی قابو نگو یہہ سفر حشر تلک
نہیں تا تحت ثری منزل آرام جمیل

کشت سبز فلک و دنسی نہ رکھ چشم ثمر
خوشہ فیض سی بی بہرہ ہی مزرع نیل

جتنا خورشید تپے اتنی ہی بارش ہو سوا
ہووی گیتو کہ طپش عشق پہ رحمت کے دلیل

شمع کشتہ کی لئی ہی دم عیسی آتش
سوزش عشق سی ہی زندہ محبت کی قتیل

عشق کہو نہیں اک زار جفاکش نہیں
بار صدکوہ الم بی عمل جہد ثقیل

[illegible]

پهر بهار چمن عمر مین لگیری کیون	سیر کر سیر که هی صحبت گلگشت قلیل
مژده عید سی هی یکهه تو کیا رنگ چمن	کلکی رنگین هی قبا غنچه کی رنگین مندیل
هوی آراسته هین آج بدلکر پوشاک	فصل سی باغ تلک باغ سی هی تا بجیل
نظر آتاهی بزنگ لب ساغر جو هلال	مسکاپرتاهی لب سی شوق تقبیل
گاه می جم مین هی کهه شیشه مین کیا کیا پیچ	روح کرتی هی کسی مست کی قالب تبدیل
تهنیت خوان هو تو آج اوس شه بادل کا	جسکی نزدیک هین اکقطره هی کم قلزم و نیل
وه بهادر شه والا نظر و پاک گهر	خضر ره جسکی سر پر و شه خورشید اکلیل
ماه نو جسکی زمین کا هو جاهی	نظر مهر مین اوسکی هی هو نور تکمیل
نور معنی هی بهر شکل نتیجه اوسکا	الله الله زهی شکل شهنشاه تشکیل
مدح حاضر مین پرهون مطلع رنگین ایسا	مطلع شمس کو بهی جسکی هو دل تخجیل

مطلع ثانی

بعد شاهان سلف رکهتاهی یون تفضیل	جیسی قرآن کی تعریف زبور و انجیل
تو هی سلطان جسی عزت وه اولاد تمر	جیسی معنی سی شرف پاتی هی اسرائیل
نور افزای بصارت هو اگر تیرا جمال	آئین آنکهو نسی نظر معنی الله جمیل
روی نیکو پی هی مائل بسر خجی سی نیکو	کهون کیونکه که الحسن یمیل الحسن

[illegible]

سر طا[illegible] آپ هی اک اور [illegible]
مانند روح عدو کی [illegible]
بیرکی برسی صدا جیسی کی [illegible]
وه قیامت هی بری فوج [illegible]
دم [illegible] کی [illegible] پای [illegible]
نازبوق کی [illegible]
کوچه صورتی گذری [illegible]
وون بری [illegible]

[illegible]

نقل جواب جامسی ہو باہر آسمان

قطعه

اولاد انبیا کی ہی کیا عجب

سچ ہی کہ ہین یہ بہار دی کی گو نہ آسمان

اثر اربا ہی عطا ہی عیش و نشاط کی

کر تو نام جشن نشاط کی آسمان

باقی رہی کا تماشا جہان بین

ای کردگار ہی ہر ایک ہی سا نو آسمان

ای بادہ نشاط و طرب کیا کرے ان

کوہ البرز کو سایہ مین دبا لی آ	ہی وہ ای شاہ فلک رتبہ تیری تقبیل
حملہ اور ہو وہ جیسدم تو پی جا ان عدو	اوسکی تیر طوم ہو ت کشش عزرائیل
تو جو محراب عماری مین ہوا جلوہ نما	اوسکی و اسطے یہ خرطوم سے تھی تمثیل
خانہ خورشید جہانتاب آیا	دن تو کوتاہ ہوا اور ہوئی شب تطویل
محکمہ مین تیری انصاف کے ہوا تھہ قلم	دی اگر ہو لکی ہی کوئی سرحرف کو تحویل
جو ہر تیغ اجل ایک ہی تیر حکم کی نقل	تیر حکمی قضا حکم کی تیری تعمیل
عہد مین تیری جو ہو راہ تعدی مسدود	کہلی فعل متعدی باب تفعیل
عدل نی تیری کیا دہر مین گلزار	اج تک عدل مین کوئی ہو تیر اعدیل
ہیمن یہ جوش گل و لالہ نکل آیا ہی	داد خواہی کی لئی خار کشی دن لبیل
ذوق کرتا ہی سخن تیری جا پر کوتاہ	ہو گران خاطر نازک پہ ہسا داتطویل
عید ہر سال ہو فرخ تجھی باجاہ و جلال	ہون قوی پایہ تیری دو بصد قدر جلیل

جو ضلالت سی ہون بدخواہ ترا ای ظل خدا

زل اقدام سی ہون خاک مذلت پہ ذلیل

قصیدہ ثالث در تہنیت شادی شاہزادہ جوان بخت

پائی ایسا ایک بھی دن تو نہ تستر آسمان	کہاں اگر ہزار برس جیکا آسمان

گردانی پارہ پارہ قندیلوں کی وہ بتی | مہتاب کو سمجھے کہ ہن چادر آسمان
پہیہ کہ ہمیشہ وہ خوش رنگ سے کو ہو | فایق ہو گیا سو جپہ ساحق بر آسمان
تہلیوں میں ہیں وہ نقل پری اونکا عکس | کی کہکشانکی بانگ سین موتی کی بہر آسمان
آرایش ایسی اور وہ گلہای رنگ رنگ | اونا سا جسمیں غنچہ نیلوفر آسمان
ہوائی وہ میں پہول طلائی و نقری | لیلیکے پاؤ مہر سی سیم و زر آسمان
نقار خانہ کی ہی جا عاشقی شکوہ | گویا ہی ایک زمین پہ ہزار اختر آسمان
کرتا ہی قصد تہنیت پہ نقار خانہ کی | شہنائی کی صدا کو جو سنیگا آسمان
آوازہ در نامہ نوبت سی کی بیچ و تہا | بجہ شادی سمانوں کی ہی اوپر آسمان
دولہا دولہن سمجھی ہی یہ ملا ہی سہاگ سے | آیا ہی ایک سہرا اک چاند کا آسمان
جائی عجب نہیں ہی کہ عطر سہاگ کے | شیشی کی شیشی بہر کی اڑا دی گر آسمان
پایا ہمیشہ دولہا دولہن نے ہی سہاگ | جب سنگ کہ شوخی بیچی ہیں اوپر آسمان
مہندی کی صفت لکہنی کی قابل نہیں ہی کہ | نیلا سا ایک کاغذ ہی ستر آسمان
جو ہیچ و ادر سی ہی اوسکی تو بلند | رکہلی ہی سر پہ مثل گل احمر آسمان
کرتا برات کی شام سی نثار | شبنم کی جا ہی صبح تلک تر آسمان
پہنچی برات نکی نہ پہر کر ہجوم کو | انجم سی لاکہہ جمع کری لشکر آسمان

سالہ

مطلع

عطارد دبیر منشی زہرہ ناظر آسمان ... زحل ہیر عمارت ترکی گردون میں لشکر ہو

قرۃ بیت اعظم صدر اعلی سعد اکبر ہو

یہ ہوا رای کہ دون چھنگہ سلطان بہادر ہو

مسدس در تہنیت عید الضحی

بار خلوت میں ہی سونتنہ آسمان

باری جگہ بھی جلوہ خورشید کی تیری

ایسی ہمیشہ تیری افزون ہو آسمان

بزم نشاط عیش ہی تیری کر زمین در آسمان

خطبہ کیوا عطی تیری نام بلند کی		گرشتری خطیب ہجے تو ممبر آسمان
وہ بحر بیکران ہی تیری ہمت وسیع	۴	ہی بلبلا تیسا ایک کنارہ ہی پرآسمان
دریا ہی قہر تیرا جو طوفان کرے بپا	۴	بہجا ہی فلک کشتی بی لنگر آسمان
قد پر تیری وہ راست قباہی علو جاہ	۴	زیبندہ جسکی واسطی بالا بلند آسمان
تیری گہر فشانی دست کرم سی ہے		گویا کہ ایک دامن پر گوہر آسمان
چمکا ہی تیغ نیر اقبال گر تیرا		ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسمان
یون ملین تیری جلوہ ذات محیط حق	۴	آجا ہی جیسی آئینہ کی اندر آسمان
عشرت مین تیرا رخش فلک سیر کیا تہنا		رفعت مین بہی تہی پیل چل سکر آسمان
تہا عجب نہین تیری تسخیر کی لئے		بنوا ہی ماہ نو سی رکاب زر آسمان
یو پہچانا اوسکی کاوش کی انداز کو کبہی	۴	کہتا مارا زمین پہ سدا جکر آسمان
انجم ہی کیا تسمر تیری نعل سمند کے		ہی بلکہ تیری گرد رہ لشکر آسمان

قطعہ

تا ماگر بلند ہی شان شکوہ مین	۴	تا ہی نہی تیری ہو ہی کیا ہمسر آسمان
پر اوسکی نقش پا کی مقابل بنا سکے		چاہا اقتاب ایک جگہ کیونکر آسمان
یہہ ذوق کی دعا ہی جب تک زمانہ مین		منسوب ہر ستارے ہو ہی اختر آسمان

سر ہفت آسمان جس کی ہر بہنگ ہر دو ہفت اختر ہو

الٰہی یہ بہادر شاہ شاہ ہفت کشور ہو

ہی نام سلیمان تا نگین حکمرانی

قطعہ

[illegible]

دکھین تا ہو کو انس پر اور آتش کو محمر میں
رہی تا فعہ میں مشک اذفر ہوا اور بو شتاک دوقی میں

گل تر تا ہو گلدانمیں تیری تا گل زمین میں
صدف میں تا ہو گوہر اور تا ہو گوہر بہر میں

تیری ابر کرم سی باغ عالم تازہ و تر ہو
شمیم لطف سے تیری جہان تک معطر ہو

طریق رہبری میں خضر سو جب تک ہدایت میں
رہی درویش تا قطع تعلق سی جہان میں

سہارا ہو ہی تا بحر غریق الماس کا ان میں
مسیحا کا ہو بالاخانہ تا خورشید روشن میں

چراغ عمر سی تیری جہان سارا منور ہو
فروغ اسلام کو ہو رونق دین ہمسر ہو

شفق گلگون کرے جب تک سحر کی نیلگوں دی کو
ثریا نورتن تا کہکشانکی ہووی بازو کو

کرے آراستہ تا شام اپنی موی گیسو کو
کرے سمی ہی تا قوس قزح سبز اپنی ابرو کو

لب پان خوردہ دشمن کے لہو سی تیرا خنجر ہو
سر بدخواہ فندق تیری انگشت سنان پر ہو

گلستان میں ہو تا گل اور گلشن شاخ ہو پیدا
نہال تاکمیں انگور ہو انگور میں صہبا

نیستان میں ہو تا نی اور نی سی نغمہ ہو پیدا
نشہ صہبا میں ہو اور ہو نشہ جب تک نشاط افزا

شراب عیش سی خالی کبھو تیرا نہ ساغر ہو

سلہ

برای دوام خسرو ذوق سخنور ہو
ہمیشہ تہنیت خوان ہو دعا گو ہو ثناگر ہو

سہرہ شاہزادہ جوان بخت

ای جوان بخت مبارک تجھی سر پر سہرا
آج ہی یمن سعادت کا تری سر سہرا
آج وہ دن ہی کہ لائی در انجم سی فلک
کشتی زر میں مہ نو کی لگا کر سہرا

[illegible] تار شعاع خورشید
[illegible] تیری سو ہر سہرا
[illegible] بجان اللہ
[illegible] تری سر پہ سہرا
[illegible] اخلاص ہم
[illegible] سہرا
[illegible] سہرا

روشنی فتح یہ جو ہیں تیری برسی انوار — ماہ سا ہر تیری ہی بنا ایک انور سہرا

ایک کو ایک یہ تزئین ہے ہم آرایش — سر پہ دستار ہے دستار کی اوپر سہرا

ایک گوہر نہیں صدف کان گوہر میں چھوڑا — تیرا بنوایا ہے لیلیکے جو گوہر سہرا

بھرتی خوشبو سے ہے آتی ہوئی باد بہار — اللہ اللہ وہ پھولوں کا معطر سہرا

سر پہ طرہ ہے قرین گلشن میں جیسے — گنگنا تا ہے نہیں پیا ہے تیرے سہرا

رونمائی میں تجھی دی ہے خورشید فلک — کھولے گی منہ کو جو منہ سے اپنی اٹھا کر سہرا

کثرت نظارہ سے ہے تماشائیوں کی — دم نظارہ تیری روی کو سہرا

دید خوش ابتدا میں ہی بنا کر لایا — وہ اصلی تیری ہے اذوق ... سہرا

جسکو دعوی ہو سخن کا یہ ... — دیکھ مطلع سے کہتی ہیں ... سہرا

غزلیات

ازل سے ہوں دل عاشق ہے ... کی قندیل — کہ جیسے تن جدا ہے ... کی قندیل

مطلع ثانی

سمجھو وہ در بنا گوش ... کی قندیل — تجلی سے ہی ... نشور کی قندیل

ہماری کعبۂ دل میں ہمیشہ روشن ہے — کہ ... کمال ... کی قندیل

جہاں ہو خانۂ عشرت جیسی ہوا ... — کہ ... سے ... کی قندیل

غزل

[illegible]

مطلع

سیر گلشن کیسی بلبل اگلی ہی دل سیر ہی	یہاں سی بہت جاوے بہوت ابر باران چہوڑ کر
دیکہی کیا ہو کہی اب جا کی سمجہی تہی	دل لگا ہی کافر تیری زلف پریشان چہوڑ کر
اے دل وہ کیسی تیر کی ہمراہ سینہ سی نکل	ورنہ بچتا کیسا تو بہ پہلو دان چہوڑ کر
کیون نہ ہم کر جا ہی آہو ایسی جو بہی تیری	شیر بہا گی بن کی بانو سی عقبان چہوڑ کر
سرخی پان دیکہلی لب جوہر دندان تیری	اوڈہہ کہرا ہوا تہہ بہی شبنم جا چہوڑ کر
نقش جیہہ لیکی نکلا گر دباد دور رو	ہی جو سوگرم سفر تن کو بہ جان چہوڑ کر

مطلع

اودہہ گیا وہ آج سب ہی کا ساتا	ہم گئی ہی دل سی بیمار ہجران چہوڑ کر
گر بیداد ہی قناعت ماہ نکہفتہ کی طرح	دو نری سا ر یکو گہی ہی نسیان چہوڑ کر
سا غر دل بجہیا ایا ہون کہیت اتہنہ	چو کتا ہی کیون بہ بہ سبب د کردان چہوڑ کر
یرہ غزل ہی ذوق کو ہم سی اب تو یہ جا	جانب مضمون طرز گفتہ جانان چہوڑ کر

مطلع

جب جلا وہ مجکو بسمل خون میں غلطان چہوڑ کر	کیا ہی بچتا یا نہا میں قاتل کا دامان چہوڑ کر

مطلع ثانی

بیٹہ وہ مجنون ہون جو نکلون کنج زندان چہوڑ کر	سیر بہت تک بہا دو سینہ طفلان ہا ہر کر

[illegible]

نہی بن کہ بار سیہ خانہ ویران چہوڑ کر
وصل میں گر ہووی جگہ ... ماہ رخسار
روئی جانان ہی کو دیکہو ... قرآن چہوڑ کر
اذ ذون گرچہ وکیل بن ہی ... سخن
کون جاوی ذوق ... دلی کی گلیان چہوڑ کر

غزل

[illegible]

بڑھ ہی جاتی ہی جو سستی ستم اوس ظالم کے | کچھ عجیب تیری اصلاح [illegible]

کوئی عمارت نہیں میں بیر لطف سے کے اے ذوق
کان اوسکی تیری فریاد ہی بہر دیتی ہی

اے یار روز ہجر شب غم سے کم نہیں | جام شراب دیدۂ پرنم سے کم نہیں
دنیا ہی وہ جہان کہ فرصت نشاط کی | ہو چشمکی [illegible] جام جم سے کم نہیں
اوس زلف فتنہ زا کی لئی اے مسیح دم | کچھ ہیئت شانہ پنجۂ مریم سے کم نہیں
زیبا ہی گی ہی ندیمہ کیا اشک لالہ گون | اپنی خزان بہار کی موسم سے کم نہیں
سرعت ہے نبض کی رگ سنگ [illegible] میں | دل کی تپش [illegible]
وحشی کو تیری چشم کی مژگان [illegible] | صحرا میں تیر ناخن ضیغم سے کم نہیں
ہوتی ہی جمع زر سے پریشانی آخرش | درہم کی شکل صورت درہم سے کم نہیں
ساقی ملی ہزاروں فلاطون جا بکین | جو خم نہیں ہی [illegible] خم سے کم نہیں
اوس عیش و نوش کا کہ جو ہی نخوت سے ہی سوا | لیکن [illegible] سے کم نہیں
تو ڈالے بہ سر تسکین دہوئی زخم دل | تیزاب میری زخم پہ مرہم سے کم نہیں
تو نے تیری پارۂ الماس زخم دل | مجکو تو جلوہ گل شبنم سے کم نہیں
اے ذوق کسکو چشم حقارت سے دیکھیے | سب ہم سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

[illegible]